بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۱۴

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۷ ہجرت ۱۳۴۶ ھش | ۱۶ صفر ۱۳۸۷ ھ | ۲۷ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۱۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذوق وشوق اور محبّت الٰہی کا اصل مبداء معرفت و بصیرت ہے

جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھے گی اسی قدر لذت اور سرور بڑھتا جائے گا

"اصل اور سچی بات یہی ہے کہ (خدا تعالیٰ کی راہ میں) صبر سے کام لیا جائے۔ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بُردن ۔ شرطِ عشق است در طلب مُردن

اللہ تعالیٰ تو اخیر حد تک دیکھتا ہے جس کو کچا اور غدّار دیکھتا ہے وہ اس کی جناب میں راہ نہیں پا سکتا ؎

طلب گار باید صبور و حمول ۔ کہ نشنیدہ ام کیمیا گر ملول

کیمیا گر باوجود یکہ جانتا ہے کہ اب تک کچھ بھی نہیں ہوا لیکن پھر بھی صبر کے ساتھ اس پھونکا پھانکی میں لگا ہی رہتا ہے۔ میرا مطلب اس سے یہی ہے کہ اول صبر کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ اگر رُشد کا مادہ ہے تو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ اصل غرض تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبّت پیدا ہو لیکن میں کہتا ہوں کہ محبت تو ایک دوسرا درجہ ہے یا نتیجہ ہے۔ سب سے اول تو ضروری یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر علم الیقین پیدا ہو۔ اس کے بعد روح میں خود ایک جذب پیدا ہو جاتا ہے جو خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف کھچی چلی آتی ہے۔ جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھے گی اسی قدر لذّت اور سرور بڑھتا جائے گا۔ معرفت کے بغیر تو کبھی لذت پیدا نہیں ہو سکتی۔ ذوق و شوق کا اصل مبداء تو معرفت ہی ہے۔ معرفت ہی ایک شے ہے جس سے محبّت پیدا ہوتی ہے۔ معرفت اور محبّت کے اجتماع سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ سرور ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ کسی خوبصورتی کا محض دیکھ لینا ہی تو محبت پیدا نہیں کرتا جب تک اس کے متعلق معرفت نہ ہو یقیناً سمجھو کہ محبّت بدوں معرفت کے محال ہے۔ جو محبوب ہے اس کی معرفت کے بغیر محبت کیا؟ یہ ایک خیالی بات ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو ایک عاجز انسان کو خدا سمجھ لیتے ہیں۔ بھلا وہ خدا میں کیا لذت پا سکتے ہیں جیسے عیسائی ہیں کہ حضرت مسیحؑ کو خدا بنا رہے ہیں اور اس پر خدا محبّت ہے خدا محبّت ہے پکارتے پھرتے ہیں۔ ان کی محبت حقیقی محبّت نہیں ہو سکتی۔ ایک اِدعائی اور خیالی محبت ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی بابت ان کو سچی معرفت ہی نصیب نہیں ہوئی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۲۲۰ و ۲۲۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۲۶ مئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ زخم والی ٹانگ میں کچھ کھچاؤ اب بھی محسوس ہوتا ہے۔ ویسے عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

[redacted]

میری ہمشیرہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس مقیم لنڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء کو لڑکی عطا فرمائی۔ یہ بچی مولانا عبد المالک خان صاحب کی نواسی اور منظور احمد صاحب قریشی ٹائپ کار ربوہ کی پوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امۃ الرفیق راحت نام تجویز فرمایا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہ شفقت دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور تندرستی والی عمر پانے والی بنائے اور ہم سب کے لئے وہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمشیرہ کو بھی ہر طرح عافیت و صحت سے رکھے آمین۔ (انور محمود خان ایم ایس سی ابن مولانا عبد المالک خان صاحب مربی کراچی)

گوجرانوالہ میں جلسہ یوم خلافت

مورخہ ۲۸-۵-۶۷ کو بوقت ۹ بجے صبح مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہو گا جس میں مرکز سے علماء سلسلہ تشریف لا رہے ہیں۔ تمام جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں اپنے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔ خورشید احمد

نائب امیر گوجرانوالہ

ہفتہ وصولی یکم جون ۶۷ء تا ۷ جون ۶۷ء

مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ۱۸ کا ششماہی جائزہ ارسال کیا جا چکا ہے اس جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ چھ ماہ میں متعدد مجالس اپنے چندہ مجلس اجتماع و تعمیر ہال کی بقایا دار ہیں۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ لائحہ عمل کے مطابق یکم جون ۱۹۶۷ء تا ۷ جون ۶۷ء ہفتہ وصولی منائیں اور اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز کو بھجوائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۷ء

عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے

ماہنامہ "البلاغ" مئی ۱۹۶۷ء میں "معارف القرآن" کے زیرِ عنوان جناب مفتی محمد شفیع صاحب نے "تمام پیغمبر اپنی قوم کے ہم زبان تھے" کی تشریح کرتے ہوئے ضمناً "قرآن عربی زبان میں کیوں ہے" کی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ مضمون اچھا ہے۔ آپ نے منقولی لحاظ سے مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے عربی زبان کی فوقیت حتی الوسع ثابت کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"اول یہ کہ عربی زبان آسمان کی دفتری زبان ہے۔ فرشتوں کی زبان عربی ہے۔ لوح محفوظ کی زبان عربی ہے۔ جیسا کہ آیت قرآن
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ۔
سے معلوم ہوتا ہے اور جنت جو انسان کا وطنِ اصلی ہے۔ اور جہاں اس کو لوٹ کر جانا ہے اس کی زبان عربی ہے

طبرانی۔ مستدرک حاکم، شعب الایمان بیہقی میں بروایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ منقول ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِیٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ ....
معنی حدیث کے یہ ہیں کہ تم تین وجہ سے عرب سے محبت کرو۔ ایک یہ کہ میں عربی ہوں دوسرے یہ کہ قرآن عربی ہے، تیسرے یہ کہ اہلِ جنت کی زبان عربی ہے۔

تفسیر قرطبی وغیرہ میں یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان جنت میں عربی تھی۔ زمین پر نازل ہونے اور توبہ قبول ہونے کے بعد پھر عربی ہی زبان رہی۔ بعد میں اسی کے تغیر سے سریانی زبان پیدا ہوگئی۔ واللہ اعلم" (البلاغ ۱۰/۱۱)

مفتی صاحب نے کئی اور وجوہات بھی بیان فرمائی ہیں، ان وجوہات میں بعض کمزور بھی ہیں۔ مثلاً مسلمانوں کو فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے عربی زبان سے مناسبت عطا کی ہے۔ تاہم آپ نے ایک ایسا اشارہ بھی کیا ہے۔ جو ہے تو حقیقت پر مبنی مگر آپ نے اس کو ادھورا چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ یہی چیز تھی جس کی تحقیقات اس زمانہ میں بہت ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عربی زبان کے انتخاب کی ایک وجہ خود اس زبان کی ذاتی صلاحیتیں بھی ہیں کہ ایک مفہوم کی ادائیگی کے لئے اس میں بے شمار صورتیں اور طریقے ہیں۔" (البلاغ ص۱۱)

ایک مسلمان کے لئے تو جو وجوہات اوپر کے پہلے حوالہ میں بیان کی گئی ہیں کافی ہیں اور باعث ازدیاد ایمان ہیں۔ مگر خود مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ

"اور ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کی بعثت مکان و مقام کے اعتبار سے پوری دنیا کے لئے اور زمانے کے اعتبار سے قیامت تک کے لئے عام ہے۔ دنیا کی کوئی قوم کسی ملک کی رہنے والی، کسی زبان کی بولنے والی آپ کے دائرہ رسالت و نبوت سے باہر نہیں اور قیامت تک جتنی قومیں اور زبانیں نئی پیدا ہوں گی وہ بھی سب کی سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت دعوت میں داخل ہوں گی۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا
یعنی اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔" (البلاغ ص۹)

حدیث النبیؐ

مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کل امت جنت میں داخل ہوگی۔ مگر جو انکار کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی۔ حضور وہ کون ہے جو انکار کرے گا۔ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ تو جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

قطعہ

خوشا یہ سرمدی لمحے یہ ساعت!
کہ تو ہے دوسرا کوئی نہیں ہے
مرے شانے پہ رکھا ہے ترا ہاتھ
بساطِ خاک پر میری جبیں ہے

سید احمد اعجاز

ایسی صورت میں ضروری ہے کہ تمام زبانوں پر عربی زبان کی فوقیت سائنسی اصولوں کے مطابق ثابت کی جائے۔ چنانچہ یہ کام ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے۔ آپ نے اپنے رسالہ "منن الرحمٰن" میں ایسے اصول بیان کئے ہیں۔ جو معقول ہیں۔ یہ اصول ایسے ہیں جن کو بڑے بڑے ماہر لسانیات بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

مفتی صاحب نے اس طرف اشارہ ضرور کیا ہے۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس معاملہ کو مکمل طور پر بیان فرمایا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ عربی زبان تمام قدیم و جدید زبانوں کی اُمّ یعنی ماں ہے۔ اور تمام زبانیں عربی ہی کی شاخیں ہیں، جو امتداد زمانہ کے ساتھ ایسی صورت اختیار کر گئی ہیں کہ بادی النظر میں انسان پہچان نہیں سکتا۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ اگر تمام زبانوں کی جڑ اور اصل ایک ہی زبان کو تسلیم کیا جائے تو عقل اس بات کو قبول نہیں کر سکتی کہ صرف تین چار ہزار برس تک ایسی زبانوں میں جو ایک ہی اصل سے نکلی تھیں اس قدر فرق ظاہر ہو گیا ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت از قبیل بنا فاسد بر فاسد ہے۔ ورنہ یہ بات قطعی طور پر طے شدہ نہیں کہ عمر دنیا کی صرف چار پانچ ہزار برس تک گزری ہے۔ اور پہلے اس سے زمین و آسمان کا نام و نشان نہ تھا بلکہ نظرِ عمیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک مدت دراز سے آباد ہے۔ ماسوا اس کے اختلاف السنہ کے لئے صرف باہمی بُعد زمان یا مکان سبب نہیں بلکہ اس کا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قریب یا بعید اور ستاروں کی ایک خاص وضع کی تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہر یک قسم کی زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص حلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کی طرف میلان دیتی ہے۔ اور وہی محرک رفتہ رفتہ ایک خاص وضع کلام کی طرف لے آتا ہے۔ اسی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض ملک کے لوگ حرف ڑا بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے اور بعض را بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ جیسے انسانوں میں ملکوں کے اختلاف سے رنگوں کا اختلاف، عمروں کا اختلاف، اخلاق کا اختلاف، امراض کا اختلاف ایک ضروری امر ہے۔ ایسا ہی یہ اختلاف بھی ضرور ہے کیونکہ انہیں موثرات کے نیچے زبانوں کا بھی اختلاف ہے" (منن الرحمٰن ص۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے عہدِ خلافت کی بعض عظیم الشان خصوصیات

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

پہلی خصوصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ خدائی بشارتوں کے ماتحت پیدا ہوئے اور حضور کی خلافت موعود اور مبشر خلافت ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک فرزند خاص کی بشارت دی گئی جو حضورؑ کا پوتا اور مبارک احمد کا شبیہ بھی ہوگا اور عمر پانیوالا بھی۔ چنانچہ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۳۹ میں اس طرح یہ پیشگوئی لکھی ہے وَبَشَّرَنِیْ بِخَامِسٍ فِیْ حِیْنٍ مِنَ الْاَحْیَانِ یعنی پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس کے بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَكَ نَافِلَةً مِنْ عِنْدِیْ یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸-۲۱۹ مطبوعہ ۱۵ر مئی ۱۹۰۷ء)

پھر اکتوبر ۱۹۰۷ء میں حضورؑ کو اس فرزند خامس کی نسبت مزید الہاماً انکشاف ہوا کہ:۔

"آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے فرمایا یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ ......

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ
يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ
ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔"

(بدر ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ و الحکم ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ بحوالہ "تذکرہ" طبع دوم صفحہ ۷۳۳)

یعنی ہم تمہیں ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ مبارک احمد کا شبیہ ہوگا۔ اے ساقی! عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۰۹ء از:۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

("الفضل" ۸۔ اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ و "تاریخ احمدیت" جلد چہارم صفحہ ۳۲)

ان بشارتوں کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ اور عجیب تصرفِ الٰہی ہے کہ حضور کے خلیفہ منتخب ہونے پر پاکستانی پریس نے جو خبر شائع کی اس میں آپ کا نام "ناصر الدین" ہی لکھا۔ (ملاحظہ ہو "نوائے وقت" لاہور ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۔ "امروز" لاہور ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۶)۔

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے سالانہ جلسہ ۱۹۱۵ء پر ارشاد فرمایا:۔

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے ...... دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا تم ہی لوگ ان کے معلّم بنو گے پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنیوالوں کے لئے استاد بن سکو۔"

("انوار خلافت" صفحہ ۱۱۶ تا ۱۱۷)

(۴) اسی طرح حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۰ء میں یہ پُرشوکت اعلان فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالےٰ تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرتِ ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرتِ ثالثہ بھی ہے اور اسکے پاس قدرتِ رابعہ بھی ہے۔ قدرتِ اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اُس وقت تک قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئیگی اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئے گی اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سی بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اُس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہلِ فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں لیکن رِجَالٌ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہلِ فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دینِ اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔"

(الفضل ۲۲ر ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۶)

(۵) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۴ء میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ میں ہی موعود ہوں اور کوئی موعود قیامت تک نہیں آئے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اور موعود بھی آئیں گے اور بعض ایسے موعود بھی ہوں گے جو صدیوں کے بعد پیدا ہوں گے بلکہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانہ میں خود مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا اور میں پھر کسی شرک کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا جس کے معنے یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میرے جیسی طاقتیں رکھتا ہوگا نازل ہوگی اور وہ میرے نقشِ قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کریگا۔"

(تقریر سیدنا المصلح الموعودؓ فرمودہ ۲۰۔ فروری ۱۹۴۴ء مطبوعہ الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۱ کالم ۳-۴)

(۶) حضرت المصلح الموعود کو دوسرے سفر یورپ کے دوران (غالباً زیورک میں) عالمِ رؤیا میں دکھایا گیا ہے کہ:۔

"میں ایک رستہ پر گزر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ (REVOLVING LIGHT) یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی جیسے ہوائی جہازوں کو رستہ دکھانے کے لئے منارہ پر تیز لیمپ لگائے ہوئے ہوتے ہیں جو گھومتے ہیں۔ میں نے خواب میں خیال کیا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا نور ہے۔ پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا جس میں پھاٹک نہیں لگا ہوا بغیر پھاٹک کے کھلا ہے میرے دل میں خیال گزرا کہ جو شخص اس دروازہ پر کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے تو خدا تعالےٰ کا نور اسکے جسم کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اس دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکر کھانے والا نور گھومتا ہوا اس دروازہ کی طرف مڑا اور اس میں سے تیز روشنی گزر کر ناصر احمد کے جسم پر گھس گئی۔" (الفضل ۸ر اکتوبر ۱۹۵۵

(۷) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو سالانہ جلسہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو بشارت دی تھی کہ:-

"جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چُنا جائے مَیں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چُنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ہوگا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے۔"

"پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالےٰ خلیفۂ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہو جائے گا تو منان، وہاب اور حیامی کیا چیز ہیں اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

("خلافت حقّہ اسلامیہ" صفحہ ۱۷-۱۸)

دوسری خصوصیت

خلافت ثالثہ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اُس کا قیام ٹھیک اس دن اور اس مہینہ میں ہوا جس دن اور جس مہینہ میں خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کی بیعت ہوئی یعنی سوموار کا دن اور نومبر کا مہینہ۔ چنانچہ علامہ ابو جعفر محمدؒ ابن جریر کی شہرہ آفاق کتاب طبری جلدہ صفحہ ۲۷۴۶ مطبوعہ لنڈن میں لکھا ہے" وَ بُوْيِعَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِثَلَاثٍ مَضَيْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ" یعنی حضرت عثمانؓ کی بیعت سوموار کو بتاریخ ۳ محرم ۲۴ھ کی گئی اور تقویم شمسی ہجری کے مطابق یہ ۹ نومبر ۶۴۴ء کی تاریخ تھی۔" (التوفیقات الالہامیہ" صفحہ ۱۴ تالیف محمد مختار پاشا) یاد رہے خلافت ثالثہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو بروز دوشنبہ معرض وجود میں آئی۔

تیسری خصوصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ پر پوری جماعت کا اجماع ہوا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء کو پیشگوئی فرمائی تھی کہ

"اس وقت دشمن خوش ہے کہ احمدی میں تفرقہ پڑ گیا ہے اور یہ جلد تباہ ہو جائیں گے اور اس وقت ہمارے ساتھ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا والا معاملہ ہے۔ یہ ایک آخری ابتلاء ہے جیسے کہ احزاب کے موقع کے بعد پھر دشمن میں یہ جرأت نہ تھی کہ مسلمانوں پر حملہ کرے ایسے ہی ہم پر یہ آخری موقع اور دشمن کا (آخری) حملہ ہے خدا تعالیٰ چاہے ہم کامیاب ہوں تو پھر دشمن ہم پر حملہ نہ کرے گا۔"

"یہ آخری ابتلاء ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے دشمن کو پھر کبھی خوشی کا موقع نہ ملے گا۔"

(مطبوعہ الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

نیز فرمایا تھا:-

"یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اسنے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً فرمایا مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتُ حَسَنٍ فِیْ وَقْتِ حَسَنٍ کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہتر ہوگا۔

اس الہام میں مجھے حسن رضی اللہ عنہ کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کے ساتھ تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزء چہارم حصّہ چہارم سورۃ الفلق صفحہ ۱۸۹)

چوتھی خصوصیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۶۹-۱۸۶۸ء میں الہام ہوا:-

"وہ تجھے بہت برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰-۵۲۱ حاشیہ در حاشیہ ۳ و تذکرہ طبع دوم صفحہ ۹)

پھر عالم کشف میں آپ کو یہ بادشاہ بھی دکھائے گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"اِنِّیْ رَأَیْتُ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ اُرِیْتُھَا جَمَاعَۃً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ وَالْمُلُوْكِ الْعَادِلِیْنَ الصَّالِحِیْنَ بَعْضُھُمْ مِنْ ھٰذَا الْمُلْكِ وَبَعْضُھُمْ مِنَ الْعَرَبِ وَبَعْضُھُمْ مِنْ فَارِسَ وَبَعْضُھُمْ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ وَبَعْضُھُمْ مِنْ اَرْضِ الرُّوْمِ وَبَعْضُھُمْ مِنْ بِلَادٍ لَا اَعْرِفُھَا۔"

(لجۃ النور صفحہ ۳۴)

ترجمہ:- میں نے ایک مبشر کشف میں مخلص مومنوں اور عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اسی ملک کے تھے اور بعض عرب کے بعض فارس کے اور بعض شام کے بعض روم کے اور بعض ایسے ممالک کے تھے جن کو مَیں نہیں جانتا۔

اس عظیم الشان خبر کا پہلا شاندار ظہور خلافت ثالثہ کے اوائل میں ہوا جبکہ افریقہ کے آزاد ہونیوالے نئے ملک گیمبیا کے صدر جماعت احمدیہ الحاج ایف ایم سنگھاٹے اس ملک کے قائمقام گورنر جنرل مقرر کئے گئے اور انہوں نے چالیس روز تک دعائیں کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا بطور تبرک مرحمت فرمایا جائے۔ چنانچہ وسط ۱۹۶۶ء میں حضور نے ازراہ شفقت یہ تبرک بھیج دیا۔ خدا کی قدرت اُدھر یہ مقدس امانت اُن تک پہنچی اِدھر چند گھنٹوں کے بعد اُن کو تار ملا کہ وہ گورنر جنرل کے مستقل عہدہ پر ممتاز کر دئے گئے ہیں۔

پانچویں خصوصیت

خلافت ثالثہ کی پانچویں خصوصیت دفتر سوم کا اجراء ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو ارشاد فرمایا:-

"مَیں چاہتا ہوں کہ اب دفتر سوم کا اجراء کر دیا جائے لیکن اس کا اجراء یکم نومبر ۶۵ء سے شمار کیا جائے گا کیونکہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر ۶۵ء سے ۳۱ اکتوبر ۶۶ء تک ایک سال بنتے گا مَیں اس لئے ایسا کہہ رہا ہوں تاکہ دفتر سوم بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف منسوب ہو۔"

(الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

چھٹی خصوصیّت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اولیات میں سے یہ بھی ہے کہ حضور نے بہشتی مقبرہ ربوہ میں "قطعہ مربیان" کا اضافہ فرمایا جس میں اوّلاً حضور کی ہدایت پر سلسلہ کے مشہور مؤلف و مصنف مولانا شیخ عبد القادر صاحب فاضل رضی اللہ عنہ بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء دفن کئے گئے۔

ساتویں خصوصیّت

ساتویں خصوصیّت جو دراصل متعدد خصوصیات کا مجموعہ ہے خلافت ثالثہ کو یہ حاصل ہے کہ اس میں ڈھائی سال کے نہایت مختصر سے زمانہ کے دَوران متعدد عظیم الشان تحریکات کی بنیادیں رکھی گئیں۔ یہ تحریکیں نہایت کامیابی سے چل رہی ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے ہر چڑھنے والا نیا دن ان کی ترقی و عروج کے امکانات کو روشن سے روشن تر ثابت کر رہا ہے۔ ذیل میں ان اہم تحریکات کی صرف ایک اجمالی اور نا تمام سی فہرست دی جاتی ہے (قوسین میں ان تحریکات کے اجراء اور آغاز کی تاریخ لکھی گئی ہے)

(۱) مسکینوں یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلانے کی تحریک (۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء)

(۲) "فضل عمر فاؤنڈیشن" (۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء)

(۳) تعلیم القرآن کی تحریک (۴ فروری ۱۹۶۶ء)

(۴) وقف عارضی (۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء)

(۵) علمی تقاریر کے انعقاد کی تحریک (۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء)

(۶) مجلس موصیان کا قیام (۵ اگست ۱۹۶۶ء)

(۷) احمدی بچوں اور بچیوں کو وقف جدید کا بوجھ اٹھانے کی تحریک (۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

آٹھویں خصوصیّت

خلافت ثالثہ کی آٹھویں اور اپنی عظمت و شوکت کے اعتبار سے سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے زندہ کلام کا تسلسل موجودہ زمانہ میں اس کے ذریعہ سے قائم ہے اور اس کی تازہ بتازہ بشارتوں کا وسیع دروازہ اس کی برکت سے جماعت احمدیہ پر کھولا گیا ہے اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صرف ایک الہامی و آسمانی بشارت خود حضور کے مقدس الفاظ میں درج ذیل کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

حضور نے ۵ اگست ۱۹۶۶ء کو ارشاد فرمایا:-

"ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو مَیں بہت دعاؤں میں مصروف تھا اس وقت عالم بیداری میں مَیں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اسنے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا پھر مَیں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصّہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اسنے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اسی نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی "بُشْرٰی لَکُمْ"

---- مَیں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے تفہیم ہوئی کہ جو نور مَیں نے اس دن دیکھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

حضرت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم

کی یاد میں

محترم میاں عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی اڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

اس عاجز کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں حضرت چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب کہ مرحوم ایل ایل بی میں پڑھتے تھے۔ احمدیہ ہوسٹل میں رہائش کا شرف حاصل رہا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ مرحوم ایک بڑے معزز کھاتے پیتے خاندان کے فرد ہیں اور حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ دنیوی لحاظ سے بڑے معزز عہدہ پر فائز ہیں۔ یہ امور تفاخر فی النسب والاحوال جو نتائج جوانی میں پیدا کر سکتے ہیں ان کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ فطرت کی پاکیزگی اور بلند نگاہی کی یہ ایک بڑی بات تھی کہ حضرت چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ایسے کسی تفاخر کے قریب جانا تو کہیں رہا اس سے بہت ہی دور رہتے تھے۔ مرحوم اپنی جوانی میں باقاعدہ ڈاڑھی رکھتے تھے۔ نمازوں کی پابندی۔ ہر وقت ذکرِ الٰہی اور ہر قسم کی نمائش سے شدید پرہیز، مرحوم کا امتیازی نشان تھا۔

ماہنامہ انصار اللہ کے ماہ جون ۱۹۶۶ء کے ایشوع میں ایک مضمون حضرت چوہدری صاحب مرحوم کا بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ شائع ہوا ہے اس میں مرحوم نے اپنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کا واقعہ اس وقت کا بیان کیا ہے۔ جبکہ آپ کی عمر ۱۱ اور ۱۲ سال کے درمیان تھی۔ یقیناً اس کو مرحوم کے الفاظ ہی میں دہرانا فائدہ کا موجب ہو گا :۔

"۱۹۰۶ء کے زمانے میں میرے والد محترم نواب چوہدری محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ دہلی میں متعین تھے۔ میری عمر اس وقت گیارہ بارہ سال کے درمیان تھی۔ حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ہمارے قریب اسی محلہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے مجھے تحریک کی کہ میں ان کے ہمراہ جلسہ پر چلوں میری والدہ محترمہ اس سے دو سال قبل یعنی ۱۹۰۴ء میں بیعت کر چکی تھیں۔ گھر سے اجازت لے کر میں حضرت میر صاحب موصوف کے ہمراہ قادیان آیا۔ جلسہ ختم ہونے کے اگلے دن مسجد اقصیٰ میں بیعتیں ہوئیں۔ ان دنوں بیعت کا طریق یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پگڑی کا سرا اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتے تھے اور اس کا باقی حصہ بیعت کرنے والوں کے لئے پھیلا دیا جاتا تھا اور وہ اسکو اپنے دائیں ہاتھ سے جا بجا پکڑ لیتے تھے اور پھر اسی پگڑی کے ساتھ کئی اور پگڑیاں باندھ کر مختلف اطراف میں پھیلا دی جاتی تھیں۔ اس طرح ایک جال کی صورت بن جاتی تھی اور بیعت کرنے والے جہاں جہاں بیٹھے ہوتے تھے وہیں اپنے دائیں ہاتھ سے پاس والی پگڑی کو پکڑ لیتے تھے۔ میں نے بھی اسی طرح ایک پگڑی کو پکڑ لیا حضور علیہ السلام بیعت کے الفاظ بولتے جاتے تھے اور بیعت کرنے والے ان الفاظ کو دہراتے جاتے تھے۔ جب حضور نے بیعت کے الفاظ بولنا شروع کئے تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ پگڑی میں سے ایک رَو آ رہی ہے۔ جو میرے جسم میں داخل ہوتی جا رہی ہے یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ رو پگڑی کے ہر ریشے میں سے گزر کر آ رہی تھی اور میرا جسم اسی سے بھرتا جاتا تھا اور جس وقت حضور نے پگڑی کا سرا ہاتھ سے چھوڑا تو اسی وقت وہ رو بھی بند ہو گئی۔ اس رو میں تیزی بالکل نہیں تھی یہ آہستہ آہستہ جس طرح نہر کا پانی چلتا ہے جسم میں داخل ہوتی تھی۔

یہ واقعہ میری خوش فہمی یا خوش اعتقادی کا نتیجہ نہیں تھا۔ میں ابھی چھوٹا تھا اور میں نے اس وقت تک کسی سے نہیں سنا تھا۔ کہ روحانی یا مادی بھی کوئی رو ہوتی ہے۔ بلکہ میں بجلی کی رو تک سے ناواقف تھا کیونکہ اس وقت تک پنجاب کے کسی حصہ میں بھی بجلی نہیں آئی تھی اور نہ ہی پانچویں چھٹی جماعت کے طالب علم کو بجلی کے متعلق کچھ پڑھایا جاتا تھا۔ غرض اس میں تخیل کا قطعاً کوئی دخل نہیں تھا میری شاہدگی قوت بھی ان دنوں بالکل صحیح تھی" آگے ایک واقعہ لکھا ہے۔

یہ واقعہ حضرت چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی نہایت پاکباز اور روحانی اثر پذیر فطرت کا ایک نہایت ہی واضح ثبوت ہے۔ ایک گیارہ اور بارہ سال کے درمیان کی عمر کا بچہ پگڑیوں کے اس جال کو اپنے لئے ایک نظارہ سمجھتا اور نگاہ وہیں دنگ کر رہ جاتی۔ لیکن ایک بے جان پگڑی میں ایک روحانی رو کا اسی طرح چلنا کہ وہ اثر لینے والے کے دل و جان کو بھر دے یہ ایک نہایت غیر معمولی روحانی اہلیت کا پتہ دیتی ہے۔ پاک کرنے والا علیہ الصلوٰۃ والسلام کتنا عظیم الشان مزکی تھا کہ روحانی رو ہاتھ میں ہاتھ دئے بغیر بھی اثر انداز ہوتی تھی۔ اور پاک ہونے والا وجود بھی ہر آلودگی سے ایسا پاک و صاف تھا اپنی فطرت میں ایسی پاکیزگی رکھتا تھا کہ اس عالم طفلی میں ایسا پاک تاثر لے گئے۔

چوہدری صاحب مرحوم کے پاس احمدیہ ہوسٹل میں فارغ وقت میں یہ عاجز بھی کبھی کبھی جا بیٹھتا تھا۔ اور آپ کے ارشادات سے مستفیض ہوتا۔ آپ کے چہرے پر ایک دلآویز تبسم رہتا۔ بسا اوقات بلند آواز سے ہنستے احمدیت کے لئے جو درد دل میں تھا اس کا اظہار اس ارشاد سے اکثر فرمایا کرتے کہ حوصلہ مشکل سے بنتا ہے۔ اسلئے احمدیوں کو سنجیدہ رہنے کی سعی ہمیشہ جاری رکھتے اور عفو و درگذر و غفر پر زور دیتے۔ ایک اور ارشاد یہ فرمایا کرتے کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ ذرا سی خطا یا نسیان بھی ہو تو حساب یہیں جلد ختم کر دیتا ہے جلد ہی کوئی صورت ایسی پیدا ہو جاتی ہے جو پیدا کر دے اور اقرار خطا کی طرف مائل کرے۔ یہ ارشاد بھی آپ کی فطرت کی پاکبازی کی ایک بڑی دلیل تھی ۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ قفتہ مسز یاں پر ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ کسی ناپاک دروغ باف نے یہ افواہ پھیلائی کہ سیدنا حضرت فضل عمر کا حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا ہے۔ جس دن یہ افواہ پھیلائی گئی میں لوان شہر سے قادیان دارالامان کے ارادے سے سفر کر رہا تھا اور گاڑی کی انتظار میں جالندھر شہر کے سٹیشن پر کھڑا تھا۔ وہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے دفتر کا ایک مسلمان انگلش کلرک جو سلسلے کا شدید معاند تھا اور مجھے اچھی طرح جانتا تھا میرے پاس آیا اور آتے ہی بلند آواز سے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ میں نے کہا کیوں تمہارا کون مر گیا ہے۔ کہا کیا اندازہے یہ کلمہ زبان پر لائے ہو۔ کہنے لگا کیا آپ نے اخبار میں خبر نہیں پڑھی۔ حضرت صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔ اخبار پڑھے بغیر میں نے ساتھ ہی کہا یہ وفات حرکت قلب بند ہونے سے ہوئی ہے۔ میں نے اسے تو سختی سے جواب دیا کہ تمہارے جیسے لوگ ایسی بکواس کرتے رہتے ہیں۔ لیکن میری ٹانگیں لڑکھڑانے لگ گئیں وہیں سے ٹریبیون خرید اتو نہ صرف خبر درج تھی بلکہ ایک ایڈیٹوریل نوٹ بھی تھا۔ مجھ پر جو گزری اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے دعا کی اور جالندھر سے امرتسر تک اسی بیقراری اور درد دل کا اظہار کرتا رہا جس سے ڈر تھا کہ شاید قادیان تک زندہ نہ پہنچ سکوں گا۔ امرتسر پہنچا تو گاڑی جا چکی تھی۔ ایک لاری ملی بٹالہ پہنچا تو سٹیشن کی طرف جانے والی سڑک پر اندھیرا اور سٹیشن پر پہنچا۔ وہاں باہر ایک دودھ دہی کی دکان تھی۔ سخت ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا کہ قادیان کی کوئی خاص خبر ہو تو سناؤ۔ اس نے کہا سب خیریت ہے۔ مجھے کچھ حوصلہ ہوا اور پھر میں نے پوچھا کہ ایسی خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس نے کہا یہ جھوٹ ہے اگر اس میں کچھ صداقت ہوتی تو سب سے پہلے ہمیں پتہ لگتا۔ مجھے یوں معلوم ہوا گویا کہ ایک نئی زندگی ملی ہے۔ رات وہیں گذار نا پڑی۔ صبح قادیان پہنچا تو قصر خلافت میں حضرت چوہدری صاحب اور مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب بھی موجود تھے۔ حضور نے ہم سب کو اکٹھے ہی ملاقات کی اجازت دے دی۔ دلوں کی کیفیت کچھ ایسی تھی کہ ہمیں باقی سب کچھ بھول گیا۔ بے اختیار حضور سے لپٹ گئے اور رو رو کر لپٹے رہے اور دانکھوں سے خوشی کے آنسو رواں تھے۔ حضور محبت سے پشت پر ہاتھ پھیرتے رہے اور اس کا ذکر خطبہ میں بھی فرمایا۔ حضور سے وہ ملاقات جو حضرت چوہدری صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی ایک یادگار ملاقات تھی۔

حضرت چوہدری صاحب ضلع ساہیوال کے امیر جماعت تھے مجلس مشاورت میں ہمیشہ تشریف لاتے تھے۔ یہ عاجز بھی مجلس میں اکثر شامل ہوتا رہا ہو ۱۹۶۵ء میں بیمار ہو گیا اور پھر بدقسمتی سے بیمار آ گیا۔ اسی طرح ایک عرصہ راولپنڈی کی طرف سے امراء کی میٹنگ میں بھی شامل ہوتا رہا۔ حضرت چوہدری صاحب ہمیشہ اپنا نقطہ نگاہ بڑے نپے تلے انداز میں بیان فرماتے لیکن کبھی اپنے وجود کو نقطۂ مرکزی بنانے کی کوشش نہ کرتے۔ مرحوم کی شرافت اور اسم بامسمّٰی ہونے کا ہر فرد معترف تھا اسلئے آپ کے خیالات کو پورے احترام سے سنا جاتا اور جہاں تک ممکن ہوتا۔ اس سے اختلاف نہ کیا جاتا۔

مرحوم کے والد حضرت نواب محمد دین صاحب بھی سلسلے کے ایسے فدائی تھے کہ سلسلہ پہلے تھا اور باقی سب کچھ بعد میں۔ خدا تعالیٰ نے بھی اپنے پیاروں کے ہاتھ سے دین و دنیا میں مرادوں سے ان کی اور ان کے خاندان کی جھولیاں بھر دیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

نمایاں کامیابی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم محمد داؤد طاہر ابن محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم و مغفور نے بی اے کے امتحان منعقدہ ۱۹۶۶ء میں عربی اور انگریزی کے مضامین میں یونیورسٹی بھر میں اول رہنے پر دو طلائی تمغے الوارڈ اور احمد (؟) میڈل اور امرت لال رائے گولڈ میڈل کا مستحق قرار دیا گیا ہے فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ یہ تمغے محمد داؤد طاہر کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے گذشتہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات منعقدہ ۱۲ اپریل کو عطا کئے گئے۔ اس نمایاں کامیابی پر انہیں کالج کی طرف سے ایک سٹار (؟) کا مستحق بھی قرار دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی ...

واقفین وقفِ عارضی کے نام

(۳)

۵۹۷ -	مکرم غلام رسول صاحب	دکھ چراگاہ بھیرہ
۵۹۸ -	مکرم تسنیم عنایت اللہ صاحب	سوئیانوالہ گوجرانوالہ
۵۹۹ -	مکرم محمد اسلم صاحب	حویلی باٹا جھنگ
۶۰۰ -	مکرم مطیع الرحمان صاحب شبلی	ربوہ
۶۰۱ -	مکرم عبد الرحیم صاحب	دار الیمن ربوہ
۶۰۲ -	مکرم بشیر احمد صاحب خادم	سریالی خورد شیخوپورہ
۶۰۳ -	مکرم مولانا منظور احمد صاحب	لائل پور
۶۰۴ -	مکرم غلام علی صاحب	گھمن چک ۱۳۶ T.D.A
۶۰۵ -	مکرم محمد شفیع صاحب	ڈھو گجرات
۶۰۶ -	مکرم عبداد اللہ دتا صاحب	دھوریہ گجرات
۶۰۷ -	مکرم محمد حسین صاحب	سعد اللہ پور گجرات
۶۰۸ -	مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب	"
۶۰۹ -	مکرم چوہدری عبد الحمید	چک ۲ T.D.A
۶۱۰ -	مکرم امیر الدین صاحب	کوٹلی
۶۱۱ -	مکرم سعید احمد صاحب	"
۶۱۲ -	مکرم عبد الحق صاحب	چک ۱۰۵ گ ب ترائن گڑھ
۶۱۳ -	مکرم عطاء اللہ صاحب	نانو کے بھگت
۶۱۴ -	مکرم مولوی عبد الحق صاحب	عزیز پور ڈگری سیالکوٹ
۶۱۵ -	مکرم پہلوان شاد دین صاحب	ڈگری ہندوال "
۶۱۶ -	مکرم سید محمد حسین صاحب	ربوہ
۶۱۷ -	مکرم بشیر احمد صاحب قادیانی	ربوہ
۶۱۸ -	مکرم چوہدری بہاول بخش صاحب	چک ۱۳۹ E.B ضلع ملتان
۶۱۹ -	مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب چھٹہ	چک ۱۱ B/8-R ملتان
۶۲۰ -	مکرم حکیم رحمت اللہ صاحب	انسپکٹر تحریک جدید ربوہ
۶۲۱ -	مکرم چوہدری حمید احمد صاحب باجوہ	چک ۲۲ ج ب لائلپور
۶۲۲ -	مکرم غلام مصطفیٰ صاحب	چک ۲۹۲ ذخیرہ راج پور شیخوپورہ
۶۲۳ -	مکرم بشیر احمد صاحب چیمہ	خانپور ڈیرہ غازیخان
۶۲۴ -	مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب	ناورنگ منڈی شیخوپورہ
۶۲۵ -	مکرم قریشی خادم حسین صاحب	کرتو "
۶۲۶ -	مکرم محمد نور الٰہی صاحب	چنیوٹ
۶۲۷ -	مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور
۶۲۸ -	مکرم چوہدری غلام محمد صاحب	تلونڈی کھجور والی
۶۲۹ -	مکرم نثار احمد صاحب	قائد خدام الاحمدیہ سرگودھا
۶۳۰ -	مکرم لدھے محمد یوسف صاحب	چک منگلا ۱۶۸/۱۷۱ شمالی
۶۳۱ -	مکرم عبد الرحمان صاحب مبشر	ڈیرہ غازیخان
۶۳۲ -	مکرم حکیم عبد العزیز صاحب	چک چھٹہ گوجرانوالہ
۶۳۳ -	مکرم سکندر حیات صاحب	مانگٹ اونچا گوجرانوالہ
۶۳۴ -	مکرم محمد ابراہیم صاحب	رام نگر لاہور
۶۳۵ -	مکرم میاں خان صاحب	پریم کوٹ گوجرانوالہ
۶۳۶ -	مکرم عبد العزیز صاحب	گرمولہ ورکاں
۶۳۷ -	مکرم شیخ محمد صاحب عاجز	گرمولہ ورکاں
۶۳۸ -	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سندھو	پریم کوٹ گوجرانوالہ
۶۳۹ -	مکرم عزیز اللہ صاحب	تارڑ والا ضلع ساہیوال
۶۴۰ -	مکرم مولوی بدر الدین صاحب	چک ۱۰۹ گ ب لائلپور
۶۴۱ -	مکرم محمد عمر صاحب	بار کھان
۶۴۲ -	مکرم غلام محمد صاحب	چک ۳۲ ج ب رحیم یار خان
۶۴۳ -	مکرم سراج الدین صاحب	شادیوال

جماعت احمدیہ پیراں غائب ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۷ء بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ پیراں غائب ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد استاذی المکرم جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے تقریر فرمائی۔ جس کا سامعین پر بہت عمدہ اثر ہوا۔ آپ کی تقریر کے دوران بعض غیر احمدیوں نے سوالات کئے جن کے جوابات مکرم قاضی صاحب موصوف نے نہایت موثر رنگ میں بیان فرمائے۔ بعد ازاں مکرم شبیر احمد صاحب وکیل المال نے سلائیڈ دکھائیں اور جماعت احمدیہ کی غیر ممالک میں کامیاب مساعی پر تقریر کی جس کا عمدہ اثر ہوا۔ جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔ اللھم آمین (خاکسار عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع ملتان)

جماعت احمدیہ اسماعیل آباد ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۷ء بروز سوموار بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ اسماعیل آباد ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً یکصد غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بتا کر معزز لیکچرار صاحبان کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد استاذی المکرم جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد پر نہایت مدلل اور موثر رنگ میں روشنی ڈالی مکرم قاضی صاحب موصوف کی تقریر نہایت توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔ ازاں بعد آپ نے دو غیر از جماعت اصحاب کے بعض سوالات کا جواب دیا۔ پھر مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی فاضل سلسلہ احمدیہ نے عرب ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی اور اسکے خوشکن نتائج پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے سلائیڈز دکھائیں اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ غیر ممالک میں کامیاب تبلیغ اسلام کے مناظر دکھائے۔ پھر مکرم صوبیدار بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اسماعیل آباد نے دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(خاکسار عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ جو احمدیہ محلہ حسین آگاہی ملتان شہر)

تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد کا شاندار نتیجہ

امسال تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد ضلع تھرپارکر کے گیارہ طلباء حیدرآباد زون کے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں شریک ہوئے۔ جو کہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و کرم سے . . . . سب کے سب کامیاب ہو گئے۔ الحمد للہ

کامیاب ہونے والے طلباء میں سے دو نے فرسٹ ڈویژن آٹھ نے سیکنڈ ڈویژن اور ایک طالب علم نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔ چار یا پانچ طالب علموں کو وظیفہ ملنے کی امید ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے لئے یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ نیز ہمیں مزید محنت اور اعلیٰ نتائج حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد ضلع تھرپارکر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

۶۴۴ -	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب	بیداد پور
۶۴۵ -	مکرم سلطان محمود صاحب	عنایت پور بھٹیاں
۶۴۶ -	مکرم غلام محمد صاحب	"
۶۴۷ -	مکرم سید مقبول احمد صاحب	راولپنڈی
۶۴۸ -	مکرم ڈاکٹر بشیر الدین صاحب	لائلپور
۶۴۹ -	مکرم محمد اسلم صاحب	چک ۳۷ جنوبی سرگودہا
۶۵۰ -	مکرم رحمت اللہ صاحب	"

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نیویارک ۲۵ مئی۔ مشرق وسطی میں جنگ روکنے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ اور روس اور امریکہ براہ راست میدان میں آ گئے ہیں۔ روسی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ عربوں کے خلاف جارحیت کو کچل دیا جائے گا۔ صدر جانسن نے اس سے بھی زیادہ سخت لب و لہجہ میں سنگین نتائج کی دھمکی دی ہے۔ قاہرہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان صدر ناصر سے بات چیت میں مصروف ہیں۔ اور عقبہ میں عرب جمہوریہ کی بحریہ سرنگیں بچھانے میں مصروف ہے۔ اسرائیل اور عرب سرحدوں پر حد نظر تک فوج ہی فوج ہے اور فضائی اڈوں پر جیٹ لڑاکا طیارے ایک دوسرے کی سرزمین پر بمباری کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

دریں اثنا کویت۔ سعودی عرب اور فلسطین کی تحریک آزادی نے بھی صدر ناصر کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ان ممالک نے اپنے تمام محفوظ فوجی دستوں کو طلب کر لیا ہے کویت نے بھی خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کے سلسلہ میں صدر ناصر کے اقدام کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ کویت مسلح افواج کے لئے رضاکار بھرتی کرے گا۔

● نیویارک ۲۵ مئی۔ نیویارک میں سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا ہے اور اس کے ارکان جنگ روکنے کے بارے میں کینیڈا کے منصوبہ پر غور کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مغربی طاقتوں نے فوجی نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ عدن ہانگ کانگ قبرص اور دوسرے مقامات پر برطانوی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ایک طیارہ بردار جہاز کو جو برطانیہ آ رہا تھا واپس بحیرۂ قلزم میں جانے کا حکم دے دیا گیا ہے اس کے علاوہ کئی دوسرے جنگی جہازوں کو بھی بحیرہ قلزم میں جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے نے اس علاقہ میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔

●۔ قاہرہ ۲۵ مئی۔ قاہرہ میں شام کے وزیر اعظم مسٹر یوسف زین کے علاوہ تقریباً تمام عرب ممالک کے وزیر خارجہ نمائندے اور فوجی سربراہ جمع ہیں اور غالباً ان میں سے کچھ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان سے ملاقات کریں گے جو اس وقت قاہرہ میں موجود ہیں۔ ادھر لندن میں برطانوی کابینہ کے ہنگامی اجلاس کے بعد وزیر خارجہ مسٹر براؤن ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ ایک دوسرے وزیر مسٹر تھامسن بھی ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔ ان کا مشن خفیہ رکھا گیا ہے۔

●۔ قاہرہ ۲۵ مئی۔ عرب جمہوریہ نے اردن اور سعودی عرب سے درخواست کی ہے کہ وہ ایران سے اسرائیل کا تیل بند کرنے کو کہیں۔ تاکہ اس دشمن اسلام طاقت کو کچلنے میں مدد مل سکے۔ شام کی حکمران جماعت بعث پارٹی نے عربوں سے کہا ہے کہ عرب ممالک میں جہاں کہیں مغربی طاقتوں کے فوجی اڈے یا تیل کے مراکز ہوں انہیں تباہ کر دیا جائے۔

● عمان ۲۵ مئی۔ اردن کی حکومت نے گذشتہ روز شام سے اپنے سفارتی تعلقات توڑنے اور شام کے سفیر کو اردن سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ اردن میں شام کے سفارت خانے کو بند کر دیا گیا ہے سرکاری ذرائع کے مطابق اردن نے یہ انتہائی اقدام بارود کی سرنگ سے ایک مسافر بس کی تباہی کے سلسلہ میں کیا ہے۔ یہ حادثہ دو روز قبل اردن کی سرحد کے قریب ہوا تھا۔

اردن کے وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ بس کا حادثہ شامی تخریب پسندوں کی کارروائی کا نتیجہ ہے۔ شام سے سفارتی تعلقات منقطع توڑنے کے اعلان کے فوراً بعد ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا۔ اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ وزیر داخلہ میجر جنرل عبد اللہ نے تمام ڈاکٹروں نرسوں اور محکمہ صحت سے متعلق تمام افراد کی چھٹیاں منسوخ کر دی ہیں۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے ہسپتالوں میں ڈیوٹی پر پہنچ جائیں۔

●۔ پشاور ۲۵ مئی۔ پاک فضائیہ کا ایک طیارہ کل کراچی کے قریب گر کر تباہ ہو گیا اور اس کے ہوا باز ایکوڈور مسرور حسن شہید ہو گئے۔ یہ طیارہ تربیتی مقاصد کے لئے نیچی پرواز کر رہا تھا۔ پاک فضائیہ کے ہیڈ کوارٹرز کے ایک بیان میں شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ پرواز کے دوران کوئی پرندہ طیارے سے ٹکرا گیا۔ جس سے یہ حادثہ پیش آیا۔ کراچی سے ایسوسی ایشن کی ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ فضائیہ کا طیارہ نیشنل سٹیڈیم کے قریب گرا ہے جہاں کچھ مزدور کام کر رہے تھے۔ طیارہ گرنے سے دو مزدور ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ زخمی کو ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔

● ساہیوال ۲۵ مئی۔ ڈپٹی کمشنر ساہیوال مسٹر مظفر قادر نے کہا ہے کہ حکومت فیصلہ کر چکی ہے کہ ملک سے اناج سمگل کرنے والے افراد کا سختی سے محاسبہ کیا جائے گا اور انہیں کوڑے لگائے جائیں گے

●۔ ساہیوال ۲۵ مئی۔ ضلع ساہیوال کے بیگار کیمپوں سے برآمد ہونے والے افراد کے لئے سرکاری طور پر ایک کیمپ لگا دیا گیا ہے۔ جس کی نگرانی پولیس اور سماجی بہبود کے محکمے کر رہے ہیں۔

●۔ راولپنڈی ۲۵ مئی۔ قومی اسمبلی نے کل بعض درآمدی اشیاء پر اضافی ڈیوٹی لگانے کا بل کئی ترامیم کے بعد منظور کر لیا۔ وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے اس بحث کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کی بیرونی تجارت کو بڑی وسعت دی گئی ہے اور کوئی ایک ملک پاکستان کے ساتھ من مانی نہیں کر سکتا۔

جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہو گا۔

ارشادات حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں کہ وہ بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدم کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان سے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا تو وہ بغیر چون و چرا کئے اس پر رضامند ہو جائیں گے اور جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہو گا۔"

(دکا لفضل دیوان تحریک جدید)

چندہ سالانہ اجتماع اور لجنات اماء اللہ

سالانہ اجتماع میں صرف چار ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ سالانہ اجتماع کے لئے اس وقت تک چندہ برائے نام آیا ہے۔ اجتماع کے تمام اخراجات اسی چندہ سے پورے کئے جاتے ہیں۔ عہدہ داران کو چاہیئے کہ ہر بہن سے سالانہ چندہ وصول کرے اور جلد از جلد مرکز میں بھجوائے۔ سالانہ چندہ کم از کم آٹھ آنہ فی کس سالانہ ہے۔ گندم کی کٹائی ہو چکی ہے فصلیں اٹھائی جا چکی ہیں۔ دیہاتی لجنات کی عہدہ دار بہنیں سالانہ اجتماع کا چندہ اور ممبری کا چندہ بھی سال کا اکٹھا کر کے بھجوائیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قائدین اور ناظمین متوجہ ہوں

بہت سی مجالس کو مرکز کی طرف سے رکنیت فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو ابھی پُر ہو کر مرکز میں واپس نہیں آئے۔ قائدین مجالس اور ناظمین تجنید سے التماس ہے کہ رکنیت فارم پُر کرنے کے کام کو التوا میں نہ ڈالا جائے۔ بلکہ اس کو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

دوسرے خانوں کے علاوہ رکنیت فارم پُر کرنے والے رکن اور قائد مجلس کے دستخط ضروری ہیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

میرا بھائی منیر احمد ناصر ۲۷ اپریل سے لاپتہ ہے۔ ربوہ سے وہ لاہور گیا تھا۔ اگر وہ خود پڑھے یا کسی کو ملے تو اس کو واپس بھجوا دیں۔ عمر ۲۲ سال۔ رنگ گورا۔ ناک پر تل کا نشان قد تقریباً ۵ فٹ

(نصیر احمد ظفر ابن حیاتشہ محمد عمر صاحب دارالصدر شرقی ربوہ)

تعلیم قرآن کے لئے
پارہ اوّل مترجم

اس عاجز نے تمام طلبا قرآن کریم کی سہولت کے لئے پارہ اوّل باترجمہ شائع کیا ہے تاکہ ہر طالب علم چھوٹا ہو یا بڑا جلدی اور پورا تعلیم قرآن کے وقت اپنے ہاتھ میں رکھ سکے اور پڑھ سکے۔ قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا علم حاصل کرنا تلاوت کرنا عبادت الٰہی میں شامل اور باعث ثواب پارہ اوّل مترجم ہدیہ ۹۰ پیسے علاوہ محصول ڈاک
حکیم عطاء اللہ الٰہی بخش دواخانہ نسیم صحت دارالصدر کالونی ۲ بلاک ربوہ

بیرون پاکستان کے احمدی احباب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی توقع

فضل عمر فاؤنڈیشن میں کم از کم پندرہ لاکھ روپے ادا کریں،

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں جب ایک یادگاری فنڈ قائم کرنے کی تجویز ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ توقع تھی کہ بیرون پاکستان کے احمدی احباب پندرہ لاکھ روپے کے قریب اس فنڈ میں ادا کر دیں گے۔ یہ توقع جماعت کے اخلاص مالی وسعت اور استعداد اور تعداد کے لحاظ سے کوئی غیر معمولی توقع نہ تھی بلکہ یقین تھا کہ جس طرح پاکستان کی جماعتوں اور مخلصین نے اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک ایک دو دو ماہ اور بعض نے تین تین ماہ کی آمد اس فنڈ کے لئے پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ اور دوسرے احباب نے جو تجارت یا دیگر کاروبار میں مشغول ہیں خاصی بڑی بڑی رقوم وعدہ میں لکھوائیں اسی جذبہ اور والہیت کے ساتھ بیرون پاکستان کے احباب بھی وعدہ لکھوائیں گے۔ لیکن اس وقت تک صرف ساڑھے سات لاکھ روپے کے وعدے بیرون پاکستان کی جماعتوں سے موصول ہوئے ہیں۔ بعض جماعتوں نے بڑے اخلاص کا نمونہ پیش کیا ہے اور وہاں کے مبلغین سلسلہ اور بعض دوسرے احباب نے خاص توجہ دی ہے اور فاؤنڈیشن کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مستعدی سے کام لیا ہے مگر کئی ایک ملک اور جماعتیں ہیں جہاں احباب جماعت بڑی بھاری تعداد میں ہیں اور خاص مالی وسعت اور حیثیت رکھتے ہیں ان تک صحیح رنگ میں فاؤنڈیشن کی تحریک نہ پہنچایا جاتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ پندرہ لاکھ کی متوقع رقم سے کہیں زیادہ رقم کے وعدے وصول نہ ہو جاتے۔ بالخصوص افریقہ اور انگلستان کی جماعتوں کے احباب کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار کے طور پر قائم کئے جانے والے فنڈ کو زیادہ سے زیادہ وسعت عطا فرماوے۔ اور ان نیک و پاک مقاصد کی تکمیل کی توفیق دے جو اسلام کی اشاعت اور جماعت کے استحکام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ بیرون پاکستان کی جماعتوں کے مبلغین اور عہدیدار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ احباب تک اس تحریک کو جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی پہلی عظیم اور اہم تحریک ہے مؤثر رنگ میں پہنچائیں اور جزائے خیر حاصل کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بشارت کا مورد بننے کا شرف حاصل کریں۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمی گردد ؎ خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اور حضور کی یہ دعا حاصل کرنے والے بنیں۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است ؎ بلا، او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

والسلام خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔

درخواستِ دعا

ہمارے مربی سلسلہ مکرم محمد دین صاحب شاہد ۱۷ مئی ۱۹۶۷ء کو اپنے ماہانہ دورے کے دوران گھوڑے سے گر پڑے۔ دائیں بازو پر شدید چوٹ آئی۔ ہمارے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نے دوا لگائی اور مربی صاحب کو ساتھ لے کر حیدرآباد سرجن کے پاس مشورہ کے لئے گئے۔ معائنہ کے بعد سرجن نے بتایا کہ FRACTURE کے بعد ہڈی از خود SET ہو گئی ہے البتہ دو ہفتہ بعد پھر معائنہ کروں گا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مربی صاحب کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرما کر خدمت سلسلہ کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد داؤد وینس۔ رحیم یار خان)

— ۲ —

خاکسار کی بیوی دس پندرہ دن سے جگر میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ جلد کاملہ صحت عطا فرمائے۔ آمین

(خدا الدین خوشنویس گرانڈ محلہ کریم نگر۔ لائل پور)

— ۳ —

میرے خسر میاں خدا بخش صاحب المعروف مومن جی گذشتہ دو دن سے معدہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ درد بار بار اٹھتا ہے اور تکلیف زیادہ ہے احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نواز مومن ربوہ)

سپاس تعزیت اور درخواست دعا

(محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب ربوہ)

برادر بزرگ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر احباب جماعت نے جس مثالی رنگ میں ہم جملہ افراد خاندان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ دل اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور جذبات تشکر سے لبریز ہے۔ از راہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضور کی حرم محترم مدظلہا۔ نیز حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اسی طرح مقامی احباب نے بھی کثرت سے تشریف لا کر ہمارا غم غلط فرمایا۔ نیز بیرون جات سے بھی بعض احباب تشریف لائے۔ نیز بیرونی جماعتوں کے احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی خطوط کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ مرکزی ادارہ جات نے اظہار ہمدردی کے طور پر متعدد تعزیتی قرار دادیں ارسال فرمائی ہیں۔

سب احباب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے تاہم فرصت سے سبکدوش ہونے کی کوشش کی جائے گی۔ سر دست میں الفضل کے ذریعہ اپنا بھاوج صاحبہ محترمہ اہلیہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کی طرف سے خود اپنی طرف سے اور دیگر افراد خاندان کی طرف سے جملہ بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کا محبت و اخلاص اور ہمدردی کے اظہار پر تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ نیز درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی اہلیہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۷ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ مئی کو نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند کرے۔ اور اپنے مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پس ماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا اہم ارشاد

"دوست سادہ غذا کھائیں اور ایک ہی کھانے پر اکتفا کریں۔ ..... دعوتوں وغیرہ کے موقعہ پر اگرچہ یہ پابندی نہ ہوگی مگر کوشش کی جائے کہ ایسے مواقع پر بھی خرچ کم ہو۔ کھانا معمولی اور سستا ہو۔" (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

(وکالت دیوان تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۹۰